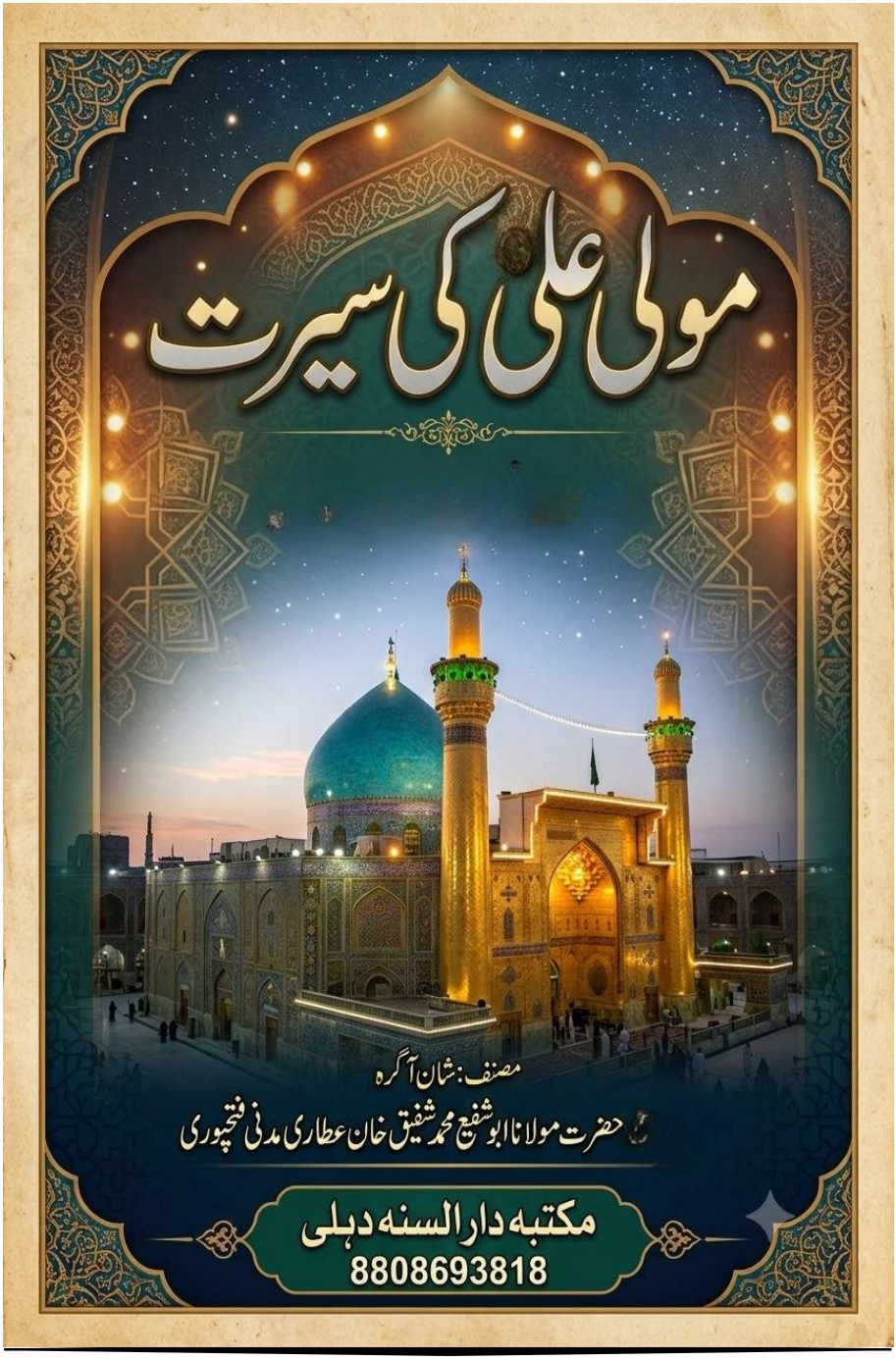
مولی علی کی سیرت
مصنف: شان آگرہ
حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

مولی علی کی سیرت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔علی المرتضی کا تعارف وحلیہ مبارک

(2)۔۔۔علی المرتضی کے اسلام لانے کا واقعہ

(3)۔۔۔علی المرتضی کا مقام ومرتبہ

(4)۔۔۔علی المرتضی کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(5)۔۔۔علی المرتضی کی خصوصیات

(6)۔۔۔علی المرتضی کی شجاعت

(7)۔۔۔علی المرتضی کی خلافت

(8)۔۔۔علی المرتضی کے تاریخی کارنامے

(9)۔۔۔علی المرتضی کی کرامات

(10)۔۔۔علی المرتضی کا وصال

(11)۔۔۔اہلبیت سے محبت کرنے کے فضائل

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت ونعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

مولی علی کی سیرت

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 9

نام ونسبت 9

دینی ماحول سے وابستگی 9

آغازِ تدریس وتصنیف 10

خلافت واجازت 10

خدمتِ دین 10

حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ 12

درود شریف کی فضیلت 12

بیان کا موضوع 19

(1)۔۔۔ علی المرتضی کا تعارف وحلیہ مبارک 20

حلیہ مبارک 21

(2)۔۔۔ علی المرتضی کے اسلام لانے کا واقعہ 21

شیرِ خُدا کی پہلی غِذا: 22

(3)۔۔۔ علی المرتضی کا مقام ومرتبہ 23

مؤمنوں کے مَولیٰ کون؟ 23

علی کی شانِ یگانہ 24

(4)۔۔۔ علی المرتضی کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی ﷺ 25
ظاہر و باطن کا علم 26
تین فضائل 26
حضرت علی علم و حکمت کا دروازہ 27
تم مجھ سے ہو 28
تم میرے بھائی ہو 28
علی کو دیکھنا عبادت 29
عیسی کی مثال 29
(5)۔۔۔ علی المرتضی کی خصوصیات 29
"کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم" کہنے لکھنے کا سبب 30
لمحے بھر میں قرآن ختم کر لیتے 31
سورۂ فاتحہ کی تفسیر 31
صحابہ کرام کے نزدیک علمی مقام 31
شیر خدا کی خداداد خوبیاں 33
(6)۔۔۔ علی المرتضی کی شجاعت 35
واہ! کیا بات ہے فاتح خیبر کی 35
قوّتِ حیدری کی ایک جھلک 36

علی جیسا کوئی بہادُر نہیں 37

(7)۔۔۔علی المرتضی کی خلافت 38

(8)۔۔۔علی المرتضی کے تاریخی کارنامے 39

بابُ العلم 40

شجاعت و بہادری 40

صائب الرائے 40

عربی زبان کے قواعد 41

فقہ و فتاویٰ 41

خارجیوں کا قلع قمع 41

عوامی بھلائی کے کام 41

روشن فیصلے 42

100 دِینار اور 2 فریبی شخص 42

غلام کون ہے؟ 43

جھوٹے گواہ بھاگ گئے 44

17 اونٹ کیسے تقسیم ہوں گے؟ 45

مرحوم کی وصیت 45

آٹھ روٹیاں 46

حقیقی ماں کون 47

(9)۔۔۔ علی المرتضی کی کرامات 49

کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا 49

دریا کی طُغیانی خَتم ہو گئی 50

چشمہ اُبل پڑا! 51

گرمیوں میں گرم کپڑے 53

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور 53

(10)۔۔۔ علی المرتضی کا وصال 54

تین خارِجیوں کی تین صحابہ کے بارے میں سازِش 54

اِبنِ مُلجَم کی بد بختی کا سبب عشق مجازی ہوا 55

شہادت کی رات 56

قاتِلانہ حملہ 56

آپ کی وصیت 57

وصال پر ملال 58

اِبنِ مُلجَم کی لاش کے ٹکڑے نَذرِ آتش کر دیئے گئے 58

بعدِ موت قاتِلِ علی کی سزا کی لرزہ خیز حکایت 59

(11)۔۔۔ اہلبیت سے محبت کرنے کے فضائل 60

مصنف کی کتابوں کا تعارف 62

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح" کی اردو شرح بنام "شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح" تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفے ﷺ سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیق اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُلِلّٰہ ہم ایمان والے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں ایمان والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ (پ۴، آل عمران، ۱۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

یعنی اللہ پاک نے اس آیت میں ایمان والوں کے لیے کامیابی اور سلامتی کی بشارت دی ہے مگر اس کے باوجود اگر ہم مسلمانوں کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ ہر کسی کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے، کوئی بیمار ہے تو کوئی قرضدار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو کوئی تنگدست و بے روزگار، کوئی اَولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اَولاد کی وجہ سے بیزار، الغرض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ کسی کا باپ بیمار ہے تو کسی کی ماں، کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کی اولاد، ایسا لگتا ہے کہ بیماریوں، مصیبتوں، آفتوں، بلاؤں نے ہمارے گھروں پر ڈیرا جما رکھا ہے۔

ایسے حالات میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ مجھے ان تمام پریشانیوں سے ، مصیبتوں سے، آفتوں سے، بلاؤں سے رہائی مل جائے بس خوشحالی والی سلامتی والی زندگی مل جائے۔ لیکن سلامتی ملے کیسے ؟

اب یہاں پر میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کے لیے اللہ کے کوئی ولی سلامتی کی دعا کر دے تو کیا آپ مطمئن نہیں ہو جائیں گے کہ اب میری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور مجھے سلامتی مل جائے گی، کیوں؟ کیونکہ اللہ کے ولی نے سلامتی کی دعا کی ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے اولیاء کو یہ قدرت دی بھی ہے کہ وہ جس کے حق میں دعا کر دیں اس کا بیڑا پار ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں:

ہم کو تو ہر اک ولی سے پیار ہے
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

اور شعر بھی آپ نے سنا ہو گا:

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کسی پریشان حال کے حق میں اللہ کا ولی دعا کر دے تو اس کی پریشانی دور ہو جائے، اسے تمام غموں سے سلامتی مل جائے، اس کی تقدیر بدل جائے۔ اسی ضمن میں ایک بات اور کہہ دوں کہ اللہ پاک نے ولیوں سے بڑا مرتبہ نبیوں کا رکھا، اگر کوئی نبی کسی کے حق میں سلامتی کی دعا کر دے تو اب کیا خیال ہے؟ اس کی پریشانی پریشانی رہے گی ،اس کی مصیبت مصیبت رہے گی

۔ آپ کہیں کہ جناب تب تو کمال ہو جائے گا، اگر کسی نبی نے دعا کر دی تو اس کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔

اب ایک قدم اور آگے بڑھیئے، اگر نبیوں کے نبی، اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی دعا کر دیں تو!

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خلق سے اولیا اولیا سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

جن کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے، جو محبوبِ خدا ہیں، ساری کائنات رب کی رضا چاہے کہ مجھ سے میرا رب راضی ہو جائے اور رب جس کی رضا چاہے اس کے مقام و مرتبہ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ العزت لکھتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور اعلیٰ حضرت کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان، علیہ رحمۃ المنان اپنے نعتیہ دیوان ''ذوقِ نعت'' میں اسی بات کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہوگا

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا
ہمار بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا

جو مقصودِ کائنات ہیں، وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، بھلا ان کی دعا کب رد ہو سکتی ہے، اللہ پاک نے ان کو سارے اختیارات دے دیئے اب محبوب ﷺ جو چاہیں، جسے چاہیں عطا کریں، خالقِ کل نے ان کو مالکِ کل بنا دیا۔

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اب آخری بات بتایئے کہ اللہ کے بعد مخلوق میں سب سے بڑا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بڑا مرتبہ کس کا ہے ؟ یقیناً اللہ پاک کا ہے، وہی خالق و مالک ہے، زندگی اور موت دینے والا ہے، جس کو چاہے غریب کرے جس کو چاہے امیر کرے، جس کو چاہے راحت دے اور جس کو چاہے آفت و بلا میں مبتلا کرے۔

ولیوں، نبیوں کی دعاؤں سے لوگوں کو سلامتیاں ملتی ہی ہیں مگر کسی سے اللہ پاک فرما دے "جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے" تو کیا خیال ہے ؟ دنیا اس کے لیے جنت نہ بن جائے گی، یقیناً بن جائے گی۔

لیکن آپ سوال کریں گے کہ جناب ہماری کیا حیثیت کہ اللہ پاک ہم سے فرمائے کہ "جا بندے تیرے لیے سلامتی ہے" ہماری آنکھوں میں نہ وہ تاب کہ اسے دیکھ سکیں، نہ ہماری یہ مجال کہ ہم اسے سن سکیں، پھر یہ کیونکر ممکن ہے ؟

اے عاشقانِ رسول! میں آپ سے کہوں گا کہ ہم نے آج اپنے نبی ﷺ کا در چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے ہم پریشان ہیں اگر درِ مصطفی ﷺ پر جمے رہتے تو یہ نامرادی کے دن نہ دیکھنے پڑتے، کیونکہ

وہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! آیئے میں آپ کو ایک آسان سا وظیفہ بتاتا ہوں جس کی وجہ سے اللہ پاک آپ پر سلامتی نازل فرمائے گا اور جب رب کی سلامتی نازل ہوگی تو ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی ان شاء اللہ چنانچہ:

مسند احمد بن حنبل کی حدیثِ پاک ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بشارت دی کہ:

اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”جو آپ پر درود پڑھتا ہے اس پر میں رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ پر سلام پڑھتا ہے اس پر میں سلامتی بھیجتا ہوں“ (مسند احمد بن حنبل، ج۱، ص۴۰۷، حدیث ۱۶۶۴)

(ضیائے درود و سلام ص ۴۔۵)

اللہ اکبر! کتنا آسان وظیفہ ہے کہ جو بندہ سلامتی لینا چاہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے اس پر رب سلامتی بھیجے گا۔

یہاں پر ایک سوال ہوتا ہے کہ رب کا تو فرمان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ (پ۸، سورۂ انعام)

کہ اللہ پاک بندوں کو ایک کا دس عطا فرماتا ہے مگر یہاں پر بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی بھی ایک بار سلامتی بھیجے، یہ کیسے حالانکہ ہونا یہ چاہیئے کہ بندہ ایک بار سلام پڑھے تو رب تعالی دس بار سلامتی بھیجے۔ میں اس بات پر غور کرتا رہا بالآخر ''سننِ نسائی'' کی ایک حدیثِ پاک پر نظر گئی کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً وَ لَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْراً

جبرئیل نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالی ارشاد فرماتا ہے: ''اے محمد! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا امتی تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور تمہارا جو امتی تم پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں'' (سننِ نسائی ص ۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

(ضیائے درود و سلام ص ۳)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی
ہے عجَب کیمیا دُرُود شریف

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا کتنا کرم ہے کہ ہم ایک بار اپنے نبی ﷺ پر سلام بھیجیں تو وہ ہم پر دس سلامتیاں نازل فرمائے، دس بار سلام بھیجیں تو سو سلامتیاں نازل فرمائے اور جو سو بار سلام بھیجے اس پر ایک ہزار سلامتیاں نازل فرمائے، اور جس پر رب کی سلامتیاں نازل ہو

رہی ہوں آپ ایمان سے کہیئے گا: کیا وہ پریشان رہے گا؟ بیمار رہے گا؟ تنگدست رہے گا؟ مصیبتوں سے دوچار رہے گا؟ نہیں اور یقیناً نہیں، کیوں؟ کیونکہ رب کی سلامتیوں کے ہوتے ہوئے مصیبتوں، پریشانیوں، بیماریوں، آفتوں، بلاؤں کا کیا کام۔

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! میرا ایمان ہے دنیا کا سب سے زیادہ ستایا ہوا انسان، مصیبتوں میں زندگی بسر کرنے والا انسان، انتہا درجے کا تنگدست و بدحال ہو اور اگر اس پر میرے رب کی صرف ایک سلامتی نازل ہو جائے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ خوش حال انسان ہو جائے گا۔ لیکن یہاں تو ایک بار نبی ﷺ پر سلام بھیجنے سے رب کی دس سلامتیاں نازل ہو رہی ہیں۔ اور اگر میں بات کروں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے سلام کی، کہ جب آپ نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو گویا آپ نے نبی پر لاکھوں سلام بھیج دیا اور لاکھوں کا مطلب ہے ایک کروڑ سے ایک کم یعنی ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۹، یہ پہلے مصرعہ کا ہوا اور اتنا ہی دوسرے مصرعہ کا تو دونوں ملا کر دو کروڑ میں دو کم یعنی ایک کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸، بار سلام بھیج دیا اور رب ایک کے بدلے دس عطا فرماتا ہے تو اس کا دس گنا ۱۹، کروڑ، ۹۹ لاکھ، ۹۹ ہزار، ۹ سو، ۹۸ ہوا۔

اب آپ بتایئے جو شخص صبح سویرے اٹھ کر اعلیٰ حضرت کے لکھے ہوئے سلام کے دو مصرعے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھ لے اور اس کی وجہ سے اس پر رب کی (19,99,99,980) سلامتیاں نازل ہو جائیں تو وہ پریشان ہو گا؟ تنگدست ہو گا؟ یقیناً نہیں ہو گا۔ لہذا آیئے آج کی اس نورانی محفل کے صدقے نیت کیجئے کہ صبح اٹھ کر سلام کے یہ دو مصرعے ضرور پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

وہ سلامت رہا قیامت میں

پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، محرم الحرام کی بابرکت گھڑیاں ہیں اور آج ہم خلیفۂ چہارم، امیرُ الْمُؤمِنین، شیر خدا، مشکل کشا، فاتحِ خیبر، حضرتِ سیّدُنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک سیرت کے متعلق کچھ اہم چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔ علی المرتضی کا تعارف وحلیہ مبارک

(2)۔۔۔ علی المرتضی کے اسلام لانے کا واقعہ

(3)۔۔۔ علی المرتضی کا مقام و مرتبہ

(4)۔۔۔ علی المرتضی کے بارے میں ارشاداتِ مصطفی ﷺ

(5)۔۔۔ علی المرتضی کی خصوصیات

(6)۔۔۔ علی المرتضی کی شجاعت

(7)۔۔۔ علی المرتضی کی خلافت

(8)۔۔۔ علی المرتضی کے تاریخی کارنامے

(9)۔۔۔ علی المرتضی کی کرامات

(10)۔۔۔ علی المرتضی کا وصال

(11)۔۔۔ اہلبیت سے محبت کرنے کے فضائل

(1)۔۔۔علی المرتضی کا تعارف و حلیہ مبارک

اے عاشقانِ اہلبیت! خلیفۂ چہارُم، جانشینِ رسول، زَوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کُنْیَت "**ابو الحَسَن**" اور "**ابو تُراب**" ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شہنشاہِ ابرار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالِب کے فرزندِ اَرجمند ہیں۔ عامُ الْفِیْل کے 30 سال بعد جب حضور نبیٔ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عُمْر شریف 30 برس تھی، 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمعۃ المبارَک حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خانۂ کعبہ کے اَندر پیدا ہوئے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۶۱۱ حدیث ۶۰۹۸)

مولیٰ مشکل کُشا، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والِدَہ ماجِدہ کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ بِنت اَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والِدَہ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام "**حیدر**" رکھا، آپ کے والِد ابو طالب نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا نام "**علی**" رکھا۔ حُضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی

وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو **"اَسَدُ اللہ "** کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ **"مُرتَضٰی** (یعنی چُنا ہوا)"، **"کَرّار** (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)"، **"شیرِ خدا"** اور **"مولا مشکِل کُشا"** آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مشہور اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم مکّی مَدَنی آقا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی ہیں۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۸، ص۴۱۲ وغیرہ ملخصا)

حلیہ مبارک

آپ کا قد مُبارَک نہ زیادہ لمبا اور نہ زیادہ چھوٹا تھا بلکہ آپ میانہ قامت تھے، آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور چہرہ مُبارک انتہائی خُوبصورت تھا جیسے چودھویں کا چاند۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ کی ہتھیلیاں اور کندھوں کی ہڈیاں بھاری تھیں اور آپ کی گردَن مُبارَک چاندی کی صُراحی جیسی تھی، آپ کے سرِ مُبارَک پر بال پیشانی پر نہیں بلکہ پیچھے کی طرف تھے، آپ کی داڑھی مُبارَک گھنی تھی جس کا ہر بال بغیر خِضاب کے سِیاہ تھا۔ آپ کے بازو اور ہاتھ سَخت مَضبُوط تھے۔

(الریاض النضرۃ، ج۳، ص۱۰۷۔۱۰۸)

(2)۔۔۔ علی المرتضی کے اسلام لانے کا واقعہ

اے عاشقانِ اہلبیت! اگر ہم مولیٰ علی مُشکِل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا بچپن دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر و بے مِثال تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بچپن ہی سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہ کر تَربِیت حاصل فرماتے۔ رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کَفالت فرمائی، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم 10 سال کی عُمر میں ہی

دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گئے تھے اور شہنشاہِ نُبوَّت، تاجدارِ رِسالت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زیرِ تربِیَّت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِمداد و نُصرت اور دینِ اسلام کی حِمایَت میں مصروفِ عَمَل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مُہاجِرین اَوّلین اور عَشَرہ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشَرَّف ہونے کی بِناء پر بَہُت زیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر، غزوہ اُحد، غزوۂ خَنْدَق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور کُفّار کے بڑے بڑے نامْوَر بہادُر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی تلوارِ ذُوالْفِقار کے قاہرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔ (کراماتِ شیر خدا ص ۱۲۔۱۳)

شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُبارَک بچپن کا ایک خُوب صُورَت گوشہ مُلاحَظہ فرمایئے۔ چنانچہ:

شیرِ خُدا کی پہلی غِذا:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِدَتُنا فاطِمہ بنتِ اَسَد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بَیان ہے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب پیدا ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعاب حضرتِ علی کے مُنہ میں ڈالا اور اپنی زَبان انہیں چُوسنے کے لیے دی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم زَبان مُبارک کو چُوستے ہوئے نیند کی آغوش میں چلے گئے، جب اگلا دِن آیا تو ہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو دُودھ پلانے کے لیے ایک دائی کو بلایا، لیکن آپ نے دُودھ نہیں پیا، جب اِس بات کی خَبر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی گئی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے تشریف لا کر اپنی زَبانِ اَطہر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دَہن میں ڈالی، حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم زبانِ اَقْدس کو چُوسنے لگے، چُوستے ہوئے پھر نیند کی آغوش میں چلے گئے، پس جَب تک اللہ نے چاہا اُسی طرح کا مُعاملہ ہوتا رہا۔

(السیرۃ الحلبیۃ، ج۱، ص۳۸۲)

(3)---علی المرتضی کا مقام و مرتبہ

اے عاشقانِ اہلبیت! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کیا شان ہے کہ سرورِ کونین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی زَبانِ مُبارَک اُن کے دَہن میں ڈال کر برکتوں سے مُستفیض فرما رہے ہیں۔ اللہ پاک نے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت کی عَظَمت و رفعت بتانے کیلئے مُختلِف مواقع پر آیاتِ مُبارَکہ نازِل فرمائیں۔ چنانچہ پارہ۲۸، سورۂ تحریم کی آیت نمبر۴ میں اللہ تبارک و تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

مؤمنوں کے مَولیٰ کون؟

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ(۴)

(پ۲۸، التحریم:۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ صَالِحُ الْمُؤْمِنِین سے مُراد حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ ایسے ہی حضرتِ ابُو جَعفَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ کَرِیمہ نازِل ہوئی تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگوں یہ (یعنی حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) صَالِحُ الْمُؤمِنین ہیں۔ (روح المعانی، ج۲۸، ص۴۸۲)

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن ہوا بندہ

(دیوانِ سالک: ۳۰ از رسائلِ نعیمیہ)

علی کی شانِ یگانہ

صَدرُ الاَفاضل حضرت علامہ مولانا سیِد محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب اغنیاء (یعنی مالداروں) نے عَرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا مَوقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم پر حضرت علیِ مرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک دِینار صَدَقہ کرکے کچھ مَسائل دَریافت کئے، عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی شَہادت دینا۔ عرض کیا: فَساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر و شرک۔ عرض کیا: حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عرض کیا: مجھ پر کیا لازِم ہے؟ فرمایا: اللہ تَعَالٰی اور اُس کے رسول کی طاعَت۔ عرض کیا: اللہ تَعَالٰی سے کیسے دُعا مانگوں؟ فرمایا: صِدق و یقین کے ساتھ۔ عرض کیا: کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقِبت (یعنی آخرت)۔ عرض کیا: اپنی نَجات کے لیے کیا کروں؟ فرمایا: حَلال کھا

وَاور سچ بولو۔ عرض کیا: سُرور کیا ہے؟ فرمایا: جنّت۔ عرض کیا: راحَت کیا ہے؟ فرمایا اللہ کا دیدار۔ جب حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ان سُوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رُخصَت نازل ہوئی، سوائے حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اِس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۸، المجادلۃ:۱۲)

وہ آیتِ مُبارَکہ یہ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً۔ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو

(4)۔۔۔ علی المرتضیٰ کے بارے میں ارشاداتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ پاک کی مختلف آیاتِ مُبارَکہ سے ہم نے حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کی شان و عَظَمت سماعت کی۔ اس کے علاوہ مُتَعَدَّد احادیثِ مُبارَکہ میں نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی جو شان بَیان فرمائی ہے آیئے! اُن میں سے چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چُنانچہ:

(1)۔۔۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی سے فرمایا:

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

یعنی تُم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے نزدیک ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا مَقام

تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(مسلم، ص:۱۳۱۰، حدیث:۲۴۰۴)

(2)۔۔۔ عَلِیٌّ مِّنِّی بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔یعنی علی کا تعلُّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تعلُّق میرے جِسْم سے ہے۔(کنز العمال، ۶/۲۷۷، حدیث:۳۲۹۱۱)

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

ظاہر و باطن کا علم

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بَیان فرمائی ہے۔اتنے انعامات واکرامات کے علاوہ بھی اللہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے شُمار خوبیاں عطا فرمائی ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ مجید سات حروف (یعنی لغتوں) پر اُترا ہے اور ان میں سے ہر حرف کا ظاہِر بھی ہے اور باطِن بھی اور امیرُ المُؤمِنین حضرت سیدنا علیُ المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایسے عالِم ہیں جن کے پاس ظاہِر و باطِن دونوں کا عِلم ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ج۴۲، ص۴۰۰)

تین فضائل

اِسی طرح امیرُ المُؤمِنین، امامُ العادِلین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: حَضْرتِ علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو تین ایسی فضیلتیں حاصِل ہیں کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نَصیب ہو جاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی محبوب تر

ہوتی۔ صَحابۂ کِرام نے پوچھا: وہ تین فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا:

(۱)۔۔۔اللہ کے پیارے حبیب ، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی صاحِبزادی حضرتِ فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اِن کے نِکاح میں دیا۔

(۲)۔۔۔اِن کی رِہائش رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مسجِدِ نبوی شریف میں تھی اور اِن کے لیے مسجد میں وہ کچھ حلال تھا جو اِنہیں کا حصّہ ہے۔

(۳)۔۔۔غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اِسلام عطا فرمایا گیا۔

(مُستدرَک ج۴ص۹۴حدیث۴۶۸۹)

مزید حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم میں سب سے بڑے قاضی اور حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ج۸، ص۶، ح۲۱۱۴۳، کراماتِ شیرِ خدا، ص:۲۲)

بیاں کس منہ سے ہو اس مَجْمَع البحرین کا رتبہ
جو مرکز ہے شریعت کا طریقت کا ہے سر چشمہ

حضرت علی علم و حکمت کا دروازہ

مولا علی مشکل کُشا، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ علمی اعتبار سے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم میں ایک خاص مقام رکھتے تھے اور کیوں نہ رکھتے ہوں کہ خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کی علمی شان بیان کرتے ہوئے آپ کو علم و حکمت کا دروازہ فرمایا ہے، چنانچہ 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے:

(۱)۔۔۔اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ (مستدرک للحاکم،4/96،حدیث:3744)

(۲)۔۔۔اَنَادَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھا۔ یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔(ترمذی،۵ص:۴۰۲،حدیث:۳۷۴۴)

تم مجھ سے ہو

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حضرتِ مولیٰ علی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں فرمان فضیلت نشان ہے: ''**اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ** یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔''

(تِرمذی ج۵ص۳۹۹حدیث۳۷۳۶)

تم میرے بھائی ہو

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں مُہاجِرین اور انصار) صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، تو حضرتِ سیّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس حالت میں حاضِر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے صَحابۂ کرام کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا؟ ''رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، ''**اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ** یعنی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔'' (ترمذی ج۵ ص۴۰۱ حدیث۳۷۴۱)

علی کو دیکھنا عبادت

اے عاشقانِ اہلبیت! فضیلتِ مولا علی رضی اللہ عنہ سنتے جایئے اور محبتِ مولا علی میں اضافہ کیجئے حضرتِ ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے: حُضُور سیّدِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ''**علیُّ المُرتَضٰی** (کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کو دیکھنا عبادت ہے۔'' (مُستدرک ج۴ ص۱۱۸ حدیث۴۷۳۷)

عیسیٰ کی مثال

خود مولیٰ مُشکل کُشا حضرتِ سیّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، نبیِّ مُحتَشم، تاجدارِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (مجھے مُخاطب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: ''تم میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہے، جن سے یَہود نے بُغض رکھا حتّٰی کہ اُن کی والِدۂ ماجِدہ کو تُہمت لگائی اور اُن سے عیسائیوں نے مَحَبّت کی تو اُنہیں اُس دَرَجے میں پہنچادیا جو اُن کا نہ تھا۔'' پھر شیرِ خدا حضرتِ سیّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: ''میرے بارے میں **دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے** میری مَحَبّت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بُہتان لگائیں گے۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۱ ص۳۳۶ حدیث۱۳۷۶)

(5)---علی المرتضی کی خصوصیات

اے عاشقانِ اہلبیت! اللہ پاک نے حضرتِ علی المرتضی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو کئی خصوصیات سے بھی نوازا ہے جن میں سے کچھ تو آپ سن چکے مزید سنیئے:

ہر صحابیٔ رسول کے نام کے آگے "رضی اللہ عنہ" لکھا اور کہا جاتا ہے مگر حضرتِ علی المرتضی، شیرِ خدا کے نام کے آگے "رضی اللہ عنہ" کے ساتھ ساتھ زیادہ تر "کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم" بھی لکھا اور کہا جاتا ہے جو کہ دیگر صحابۂ کرام کے نام کے آگے نہ ہی لکھا جاتا ہے اور نہ کہا جاتا ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟ آیئے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس کا کیا سبب ہے؟ چنانچہ میرے آقا اعلی حضرت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں:

"کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم" کہنے لکھنے کا سبب

آپ کے نام کے آگے "کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم" کہا جاتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جب قُریش مبتلائے قَحط ہوئے تھے تو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابوطالب پر تخفیفِ عِیال (یعنی بال بچّوں کا بوجھ ہلکا کرنے) کے لیے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنی بارگاہِ ایمان پناہ میں لے آئے، حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حُضور مولائے کُل سیِّدُ الرُسُل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آغوش مبارَک میں پَرْوَرِش پائی، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کُھلتے ہی محمّدٌ رَّسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جمالِ جہاں آرا دیکھا، حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں۔ تو جب سے اِس جنابِ عِرفان

مآب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوش آیا قَطْعًا یقیناً ربّ تعالی کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا۔ ہر گز ہر گز بُتوں کی نَجاست سے ان کا دامنِ پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لیے لَقَبِ کریم ''کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکریم'' ملا۔ (فتاوی رضویہ ج۲۸ص۴۳۶)

لمحے بھر میں قرآن ختم کر لیتے

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ ان شخصیات میں سے ایک ہیں جن کے لیے اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی تلاوت نہایت کم وقت میں کرنا آسان فرمایا ہے چنانچہ: حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب سُواری کرتے وقت گھوڑے کی رِکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوتِ قرآن شروع کرتے اور **دوسری رِکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآنِ مجید ختم فرما لیتے۔** (شواہدُ النّبوۃ ص۲۱۲)

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

اور قرآن فہمی کا اندازہ ان کے اس فرمان سے لگائیے کہ امیرُ الْمُؤْمِنِین، مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: ''**اگر میں چاہوں تو ''سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ'' کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں۔**'' (یعنی اُس کی تفسیر لکھتے ہوئے اِتنے رِجسٹر (Registers) تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے) (قوتُ القلوب ج۱ ص۹۲)

صحابۂ کرام کے نزدیک علمی مقام

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بِن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے جب بھی

حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو ہمیشہ درست ہی جواب پایا۔(اسد الغابۃ،علی بن ابی طالب،علیہ رضی اللہ عنہ،۴/۱۰۹)

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیصلے کراتے تھے۔(اسد الغابۃ،علی بن ابی طالب،علیہ رضی اللہ عنہ،۴/۱۰۹)

حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لو۔(اسد الغابۃ،علی بن ابی طالب،علیہ رضی اللہ عنہ،۴/۱۰۹)

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اعلیٰ علمی صلاحیت اور شرعی مسائل میں بھرپور قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اُمُّ المومنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جیسی عظیم عالمہ جو کہ اپنے والدِ محترم حضرت سیّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خِلافت سے ہی مُستقِل طور پر اِفتاء کے مَنصَب پر فائز ہو چکی تھیں اور جنہیں علمِ قرآن، علمِ میراث، علمِ طِبّ، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب، علمِ نسب وغیرہ میں مہارت حاصل تھی ایسی زبردست علمی صلاحیت والی ہستی کے سامنے ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ عَلِیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

(تاریخ الخلفاء،علی بن ابی طالب،ص۱۷۱)

شیرِ خدا کی خداداد خُوبیاں

ایک مرتبہ حَضْرتِ سیدنا اَمیرِ مُعاوِیہ بن سُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت سیدنا ضِرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا "میرے سامنے حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بَیان کرو۔" تو حضرتِ سَیِّدُنا ضرار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُوں اوصاف بَیان فرمانے لگے کہ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے عِلْم وعِرفان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم، اللہ پاک کے مُعامَلے اوراس کے دِین کی حِمایت میں مَضبوط ارادے رکھتے، فیصلہ کُن بات کرتے اور انتہائی عدل و اِنصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی ذات مَنبعِ عِلْم وحِکمَت تھی، جب کلام کرتے تو دَہن مُبارَک سے حِکمَت ودانائی کے پُھول جَھڑتے، دنیا اور اِس کی رنگینیوں سے وحشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی سے) مسرور ہوتے، اللہ پاک کی قَسم! آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بَہُت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اور غَمزدہ تھے، اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرتے، کُھردَرا اور موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے، اللہ پاک کی قَسم! رُعب ودَبدَبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کلام کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جَواب ارشاد فرماتے اور ہماری دَعْوت قَبول فرماتے، جب مُسکراتے تو دندانِ مُبارَک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لَڑی، آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پرہیز گاروں کا اِحْترام کرتے، مِسکینوں سے مَحَبَّت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحبِ ثَرْوَت کو اس کی باطل آرزو میں اُمید نہ دِلاتے، کوئی بھی کمزور شَخْص آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عَدالت سے مایُوس نہ ہوتا بلکہ

اُسے اُمید ہوتی کہ مجھے یہاں اِنصاف ضَرور ملے گا۔ اللہ پاک کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مُبارَک پکڑ کر زار و قطار روتے اور زخمی شخص کی طرح تڑپتے، میں نے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: "اے دنیا! آیا تُو نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق ہے؟ اے دھوکے باز دُنیا! جا، تُو کسی اور کو دھوکہ دے ، میں تجھے 3 طلاقیں دے چکا ہوں، اب اس میں ہر گز رُجوع نہیں۔ تیری عُمر بَہُت کم ہے اور تیری آسائشیں اور نِعمتیں انتہائی حَقیر ہیں اور تیرے نُقصانات بَہُت زیادہ ہیں، ہائے! سفر (آخرت) نہایت طویل ہے، زادِ راہ بَہُت قلیل اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے، یہ سُن کر حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، حتّٰی کہ رِیش مبارک آنسوؤں سے تَر ہو گئی اور وہاں مَوْجُود لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: " اللہ پاک ابُو الحَسَن (یعنی حضرتِ سیدنا علی المرتضی، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) پر رحم فرمائے، اللہ پاک کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔ (کراماتِ شیر خدا، ص۳۹) (عیون الحکایات، ص:۲۵)

اشک بار آنکھیں عَطا ہوں دل کی سختی دُور ہو
دیجئے خَوفِ خُدا مَولٰی علی مُشکل کُشا!

پَیکرِ جُود و سخا تُو میں فقیر و بے نوا
تُو ہے داتا میں گدا مَولٰی علی مُشکل کُشا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ

تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے کندھوں کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ”اے علی! تجھے سات ایسے فضائل حاصل ہیں کہ جن میں بروزِ قیامت تمہارے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا:

(۱)۔۔۔ تم اللہ پاک پر ایمان لانے میں سب سے پہلے ہو۔

(۲)۔۔۔ اللہ پاک کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہو۔

(۳)۔۔۔ اللہ پاک کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہو۔

(۴)۔۔۔ رعایا میں عدل کرنے والے ہو۔

(۵)۔۔۔ مساوات کے ساتھ تقسیم کرنے والے ہو۔

(۶)۔۔۔ فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحبِ بصیرت ہو۔

(۷)۔۔۔ بروزِ قیامت سب سے بلند مرتبہ میں ہو گے۔

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، باب الیاء، الحدیث:۸۳۱۵، ج۵، ص۳۲۰)

(6)۔۔۔علی المرتضی کی شجاعت

واہ! کیا بات ہے فاتحِ خیبر کی

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ المُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے اوصاف میں سے ایک صفت شجاعت بھی ہے آپ کی شجاعت کمال درجے کی ہے کہ آپ کے سامنے بڑے سے بڑا طاقت ور زیر ہو جاتا تھا چُنانچِہ:

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے خیبر کے دن فرمایا: ”کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ اللہ تَعَالٰی **فتح دے گا، وہ** اللہ **اور اُس کے** رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **سے مَحَبّت**

کرتا ہے نیز اللہ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے مَحَبّت کرتے ہیں۔" اگلے روز صُبح کے وقت ہر آدمی یہی اُمّید رکھتا تھا کہ جھنڈا اُسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اُن کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ فرمایا: انہیں بلاؤ، انہیں لایا گیا تو محبوبِ ربُّ العِباد، راحتِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں پر اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک شریف) لگایا اور دُعا فرمائی وہ ایسے اچّھے ہوگئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں اور اُنہیں جھنڈا دے دیا۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا میں ان لوگوں سے اس وَقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نرمی اختیار کرو یہاں تک کہ اُن کے میدان میں اُتر جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اللہ پاک کے جو حُقوق اُن پر لازم ہیں وہ اُنہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم اگر اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لیے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (بخاری ج ۲ ص ۳۱۲ حدیث ۳۰۰۹، مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶)

قوّتِ حیدری کی ایک جھلک

پس آپ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور جنگ شروع ہو گئی، ایک یہودی نے حضرتِ حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر وار کیا، اِسی دَوران آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی ڈھال گر گئی، تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم آگے بڑھ کر قلعے کے دروازے تک پہنچ گئے

اور اپنے ہاتھوں سے قلعے کا پھاٹک اُکھاڑ دیا اور کواڑ کو ڈھال بنالیا، وہ کِواڑ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہاتھ میں برابر رہا اور آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم لڑتے رہے یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہاتھوں خیبر کو فتح فرمایا۔ یہ کواڑ اتنا وزنی تھا کہ جنگ کے بعد 40 آدمیوں نے مل کر اُٹھانا چاہا تو وہ کامیاب نہ ہوئے۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج ۴ ص ۲۱۲)

شیر شمشیر زَن شاہِ خیبر شِکَن
پَر تَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

کسی اور نے بھی کیا خوب کہا ہے:

علی حیدر! تری شوکت تری صَولت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرّہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علی جیسا کوئی بہادُر نہیں

امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا ایک نُمایاں ترین وَصْف (یعنی خوبی) شُجاعت و بہادُری ہے اور اس بہادری کو غیبی تائید بھی حاصل ہے جیسا کہ ایک رِوایت میں ہے: جب امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ایک **غزوہ** میں کُفّارِ بدْاَطوار کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ رہے تھے تو غیب سے یہ آواز آئی:

لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ

یعنی علی جیسا کوئی بہادُر نہیں اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔

(جزء الحسن بن عرفۃ العبدی ص ۶۲ حدیث ۳۸ ماخوذاً)

ہیں علی مُشکِل کُشا سایہ کُناں سر پر مِرے

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی، لَا سَیْفَ اِلاَّ ذُوالْفِقَار

(7)---علی المرتضی کی خلافت

اے عاشقانِ اہلبیت! امیر المؤمنین حضرتِ علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے فضائل و خصائص کے بعد آپ کی خلافت کے بارے میں بھی سنتے ہیں چنانچہ: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد دوسرے روز حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے علاوہ مدینہ طیبہ کے سب رہنے والوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المؤمنین ہوگئے۔ حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم نے بصرہ پہنچ کر قاتلینِ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قصاص لینے کا مطالبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شروع کیا اور بہت سے لوگ اس مطالبہ میں شریک ہوگئے۔ جب حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی عراق تشریف لے گئے بصرہ راستے میں ہی پڑتا تھا۔ یہاں جنگِ جمل ہوئی جس میں حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما شہید ہوگئے۔ ان کے علاوہ اور بھی دونوں طرف کے ہزاروں آدمی کام آئے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پندرہ روز قیام فرمایا اور پھر کوفہ تشریف لے گئے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کوفہ پہنچنے کے بعد حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خروج کیا ان کے ساتھ شامی لشکر تھا۔ کوفہ سے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بھی بڑھے اور صفین کے مقام پر کئی روز تک لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر یہ جنگ ایک معاہدہ پر ختم ہوئی۔ طرفین کے لوگ اپنے اپنے مقام کو واپس ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شام اور حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفہ واپس چلے آئے۔

جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کوفہ تشریف لائے تو ایک جماعت جس کو "خارجی" کہا جاتا ہے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ساتھ چھوڑ کر الگ ہو گئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خلافت سے انکار کر کے "لَاحُکْمَ اِلَّا لِلّٰہ" کا نعرہ بلند کیا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ کرنے کے لیے لشکر تیار کر لیا۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ان کا سر کچلنے کے لیے حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ فرمایا۔ **طرفین میں جنگ ہوئی خارجی شکست کھا کر کچھ تو علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لشکر میں شامل ہو گئے اور کچھ بھاگ کر نہروان چلے گئے اور وہاں پہنچ کر لوٹ مار شروع کر دی۔ آخر کار شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں جا کر ان کو تہِ تیغ کر دیا۔**

(تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعۃ علی، ص۱۳۸)(الطبقات الکبریٰ، ذکر علی و و معاویۃ و تحکیم الحکمین، ۳/۲۳)

(8)۔۔۔علی المرتضی کے تاریخی کارنامے

خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکریم کے چند تاریخ ساز کارنامے ملاحظہ کیجئے:

باب العلم

☆... امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکریم کو بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے "بابُ العلم (یعنی علم کا دروازہ)" کالقب عطا ہوا۔ آپ خود فرماتے ہیں: مجھے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے علم کے ہزار باب عطا کئے اور ہر باب سے آگے ہزار باب کھلتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ج42، ص385)

☆... ایک موقع پر یوں فرمایا: مجھ سے پوچھو! اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت تک ہونے والی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے، میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ (کنز العمال، ج2، ج1، ص239، حدیث:4737)

شجاعت و بہادری

☆... ہجرت کی رات جبکہ چاروں طرف کفار تلواریں لیے کھڑے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بستر پر سوئے۔ (سیرت ابن ہشام، ص192)

☆... غزوۂ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں شرکت فرمائی اور خیبر کے قلعہ کو فتح کرکے "فاتحِ خیبر" کے نام سے شہرت پائی۔ (بخاری، ج3، ص84، حدیث:4209)

صائب الرائے

☆... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسی درست رائے کے حامل تھے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے مشورہ فرمایا۔ (بخاری، ج4، ص528)

☆... خلیفۂ اوّل حضرت سَیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور خلیفۂ دُوُم حضرت سیّدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسے دور اندیش اور تجربہ کار اپنے دورِ خلافت میں آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مشورہ فرماتے۔(الکامل فی التاریخ،ج3،ص205)

عربی زبان کے قواعد

☆... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب لوگوں کو عربی بول چال میں غلطیاں کرتے پایا تو اصلاح کے لیے بنیادی قواعد وضوابط مرتب کئے اور حضرت ابو الاسود دُوَلی کو کلمہ کی تینوں قسموں "اسم، فعل، حرف" کی تعریفیں لکھ کر دیں اور اِس میں اضافہ کرنے کا فرمایا پھر اُن کے اضافہ جات کی اصلاح بھی فرمائی۔(تاریخ الخلفاء،ص143)

فقہ وفتاویٰ

☆... باب مدینۃ العلم رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے فقہ کے میدان میں بھی تاریخ رقم فرمائی، پیش آنے والے نئے مسائل کو پَل بھر میں حل فرمادیتے، کثیر صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان فقہی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم و حضرت عائشہ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہُمَا سے لوگوں نے مسئلے پوچھے تو فرمایا: حضرت علی رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ سے جاکر پوچھو۔ (مسلم، ص130، حدیث:639، مصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص223، حدیث:5)

خارجیوں کا قلع قمع

☆... اسلام دُشمن خارجیوں کا سب سے پہلے آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ ہی نے قلع قمع فرما کر مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ ومامون کیا۔ (الاستیعاب،ج3،ص217)

عوامی بھلائی کے کام

☆... آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے

حقوقِ عامہ کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایا جیسا کہ شاہراہِ عام کو گندگی سے بچانے کے لیے بیت الخلاء اور نالیوں کو شارعِ عام سے دور بنانے کا حکم فرمایا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج9، ص405، حدیث:18722)

☆... انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے قانون بنایا کہ اگر کسی کے کنواں کھودنے یا بانس وغیرہ گاڑنے کی صورت میں انسانی جان تلف ہوئی تو ضمان ادا کرنا ہو گا۔

(مصنف عبد الرزاق، ج9، ص405، حدیث:18723)

روشن فیصلے

☆... جب سینہ دستِ نبوی سے فیض یاب ہو اور فیصلوں کو تصدیقاتِ نبوی حاصل ہوں تو ایسے فیصلے زمانے میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے فیصلوں کو خود حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پسند فرمایا۔ (فضائل الصحابہ، ص812، حدیث:1113)

☆... مقدمہ کتنا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہوتا آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ چند لمحوں میں اُس کا بہترین فیصلہ فرما دیا کرتے، الغرض آپ کے فیصلے اسلامی عدالت کے لیے تاریخ ساز حیثیت رکھتے ہیں۔ ان تاریخ ساز فیصلوں میں سے چند فیصلے ملاحظہ فرمائیے چنانچہ:

100 دِینار اور 2 فریبی شخص

ایک مرتبہ قبیلۂ قریش کی ایک عورت کے پاس دو افراد آئے اور انہوں نے اُس عورت کے پاس بطورِ امانت 100 دِینار رکھوائے اور کہا کہ ہم دونوں اکٹھے لینے آئیں تو امانت واپس دینا، ہم میں سے کوئی اکیلا آئے تو ہرگز نہیں دینا، ایک سال گزرنے کے بعد ایک شخص آیا اور اس عورت سے کہا: میرا ساتھی فوت ہو گیا ہے، وہ 100 دینار مجھے واپس دے دو۔ عورت نے

انکار کرتے ہوئے کہا: تم دونوں نے شرط رکھی تھی کہ ہم دونوں اکھٹّے آئیں تو ہی امانت ادا کرنا، ہم میں سے کسی اکیلے شخص کو نہیں دینا، لہٰذا تجھے نہیں دوں گی۔ اس شخص نے عورت کے متعلقین اور پڑوسیوں کو مجبور کیا کہ وہ عورت پر زور دے کر امانت واپس دلائیں، بالآخر سب کے اصرار پر عورت نے وہ 100 دینار اس کو دے دیئے، ایک سال گزرنے کے بعد دوسرا شخص آیا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرنے لگا، عورت نے کہا تیرا ساتھی میرے پاس آیا تھا اور اس نے تیرے بارے میں یہ بتایا کہ تُو مر چکا ہے، لہٰذا میں وہ سارے دِینار اسے دے چکی ہوں۔ بہر حال یہ مُقدّمہ پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پیش کیا گیا، مگر عورت کی گزارش پر آپ نے اُن دونوں کو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیج دیا، عورت کی زبانی واقعے کی تفصیلات سُن کر آپ نے بھانپ لیا کہ دونوں ساتھیوں نے مل کر عورت کو فریب دیا ہے، آپ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم دونوں ساتھیوں نے اس عورت سے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک کہ ہم دونوں ایک ساتھ نہ آئیں، ہم میں سے کسی ایک کو وہ دینار نہیں دینا؟ اس نے کہا: جی ہاں! ہم نے یہی بات طے کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال ہمارے ذمہ ہے، جاؤ! اپنے ساتھی کو لے کر آؤ تا کہ ہم تمہاری امانت تمہیں ادا کر دیں۔ (کتاب الاذکیاء، الباب الثامن، ص۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غلام کون ہے؟

اے عاشقانِ اہلبیت! ایک قاضی اور جج (Justice) کی زندگی میں بسا اوقات ایسے پیچیدہ مقدمے بھی آجاتے ہیں جن کا حل انتہائی مشکل اور دشوار نظر آتا ہے۔ دَر اَصل اس طرح کے مقدمات اس بات کا فیصلہ بھی کر دیتے ہیں کہ قاضی کن صلاحیتوں کا حامل ہے اور

عقل و دانش کے کس بلند رُتبے پر فائز ہے، آیئے! شیر خدا حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے مزید دلچسپ اور مشکل فیصلوں کو ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ آپ کے فیصلوں نے کس طرح پریشان حالوں کی پریشانی حل کی، دُکھیاروں کا دکھ دور کیا اور آزمائش میں گھر جانے والوں کو آزمائش سے نکالا۔

''خلفائے راشدین'' نامی کتاب میں ہے کہ: یمن کے ایک آدمی نے اپنے لڑکے کو سفر پر بھیجا تو اس کے ساتھ ایک غلام بھی روانہ کیا، راستے میں کسی بات پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا، کوفہ پہنچ کر غلام نے دعویٰ کر دیا کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور میں اس کا آقا ہوں، یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو بیچنا چاہا، جب یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کمرے کی دیوار میں دو بڑے سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو: اپنے اپنے سر ان سوراخوں سے باہر نکالیں، جب دونوں نے اپنے سر سوراخوں سے باہر نکال لیے، تو حضرت علی رضیَ اللہُ عنہ نے خادم سے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کی تلوار لے آؤ، خادم تلوار لایا تو آپ نے خادم سے کہا: غلام کا سر کاٹ ڈالو، یہ سنتے ہی غلام نے فوراً اپنا سر پیچھے کر لیا جبکہ لڑکا اسی طرح کھڑا رہا، یوں آپ کی حکمتِ عملی سے معلوم ہو گیا کہ ''غلام کون ہے؟'' (خلفائے راشدین، ص:124)

جھوٹے گواہ بھاگ گئے

ایک مرتبہ حضرت علی رضیَ اللہُ عنہ کے پاس ایک شخص کو چوری کے الزام میں لایا گیا ساتھ گواہی دینے کے لیے دو گواہ بھی موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو گئے پھر آپ نے جھوٹے گواہوں کے بارے میں فرمایا: جب میرے پاس جھوٹا

گواہ آیا ہے تو میں نے اسے سخت سزا دی ہے، (کچھ دیر بعد) آپ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں جھوٹے گواہ پہلے ہی فرار ہو چکے ہیں لہذا آپ نے ملزم کو بری کر دیا۔ (مصنف ابی شیبہ، 14/548، رقم:29426)

17 اونٹ کیسے تقسیم ہوں گے؟

ایک مرتبہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس 3 آدمی آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس 17 اونٹ ہیں، ایک کا حصہ کل اونٹوں کا آدھا (1/2) ہے دوسرے کا حصہ تہائی (1/3) ہے اور تیسرے آدمی کا حصہ سب اونٹوں میں نواں (1/9) ہے، آپ ہمارے درمیان اونٹ تقسیم کیجئے مگر شرط یہ ہے کہ انہیں کاٹنا نہ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیتُ المال سے ایک اونٹ منگوایا، اب 18 اونٹ ہو گئے پہلا شخص جس کا حصہ تمام اونٹوں میں آدھا تھا اسے 18 کے آدھے یعنی 9 اونٹ دے دیئے، دوسرا شخص جس کا حصہ تہائی تھا اسے 18 کا تہائی یعنی 6 اونٹ دے دیئے، پھر تیسرا شخص جس کا حصہ کل اونٹوں میں نواں تھا اسے کل اونٹوں کا نواں حصہ یعنی 18 میں سے 2 اونٹ دے دیئے اس طرح آپ رضیَ اللہُ عنہ نے حسن تدبیر سے ایک مشکل مسئلے کا فیصلہ کر دیا اور 9، 6، اور 2 اونٹ ملا کر کل 17 اونٹ ان تینوں میں تقسیم بھی کر دیئے اور کسی اونٹ کو کاٹنا بھی نہ پڑا، ایک اونٹ جو باقی بچا اسے بیتُ المال میں واپس پہنچا دیا گیا۔ (خلفائے راشدین، ص:126 ملخصًا)

مرحوم کی وصیت

ایک شخص نے مرتے وقت اپنے دوست کو 10 ہزار درہم دیئے اور وصیت کی: جب تم میرے لڑکے سے ملاقات کرو تو اس میں سے جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا، اتفاق سے کچھ روز

بعد اس کا لڑکا وطن واپس آگیا، اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: بتاؤ! تم مرحوم کے لڑکے کو کتنا دو گے؟ اس نے کہا: ایک ہزار، آپ نے فرمایا: اب تم اس کو 9 ہزار دو، اس لیے کہ جو تم نے چاہا وہ 9 ہزار ہیں اور مرحوم نے یہی وصیت کی تھی کہ جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا۔ (خلفائے راشدین، ص:125)

آٹھ روٹیاں

دو آدمی سفر میں ایک ساتھ کھانا کھانے کے لیے بیٹھے۔ ان میں سے ایک کی پانچ روٹیاں تھیں دوسرے کی تین۔ اتنے میں ایک شخص اُدھر سے گزرا اس نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے پر بٹھالیا اور تینوں نے مل کر وہ سب روٹیاں کھائیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر اس تیسرے شخص نے آٹھ درہم دیئے اور کہا آپس میں بانٹ لینا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو پانچ روٹیوں والے نے کہا کہ میں پانچ درہم لوں گا کہ میری پانچ روٹیاں تھیں اور تم تین درہم لو کہ تمہاری تین ہی تھیں۔ تین روٹی والے نے کہا: نہیں بلکہ آدھے درہم ہمارے ہیں اور آدھے تمہارے اس لیے کہ ہم دونوں نے مل کر روٹیاں کھائیں ہیں لہذا دونوں کا حصہ برابر چار چار درہم ہو گا۔

جب دونوں میں معاملہ طے نہ ہوا تو اس جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لیے دونوں حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اجلاس میں پہنچے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سارا واقعہ سننے کے بعد تین روٹی والے سے فرمایا کہ تمہارا ساتھی جو تین درہم تم کو دے رہا ہے لے لو۔ اس لیے کہ تمہاری روٹیاں کم تھیں۔ تین روٹیوں والے نے کہا کہ میں اس غیر منصفانہ فیصلہ پر راضی نہیں ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ غیر منصفانہ فیصلہ نہیں ہے۔ حساب سے تو تمہارا

ایک ہی درہم ہوتا ہے۔ اس نے کہا: آپ حساب ہمیں سمجھا دیجئے، ہم ایک ہی درہم لے لیں گے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: کان کھول کر سنو! تمہاری تین روٹیاں تھیں اور اس کی پانچ۔ کل آٹھ روٹیاں ہوئیں اور کھانے والے کل تین تھے۔ تو ان آٹھ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کرو تو کل چوبیس ٹکڑے ہوئے۔ اب ان چوبیس ٹکڑوں کو تین کھانے والوں پر تقسیم کرو تو آٹھ آٹھ ٹکڑے سب کے حصہ میں آئے۔ یعنی آٹھ ٹکڑے تم نے کھائے آٹھ تمہارے ساتھی نے اور آٹھ اس تیسرے شخص نے۔ اب غور سے سنو! تمہاری تین روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کریں تو نو ٹکڑے بنتے ہیں اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کریں تو پندرہ ٹکڑے بنتے ہیں تو تم نے اپنے نو ٹکڑوں میں سے آٹھ ٹکڑے خود کھائے اور تمہارا صرف ایک ٹکڑا بچا جو اس تیسرے شخص نے کھایا لہذا تمہارا صرف ایک درہم ہوا اور تمہارے ساتھی نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں سے آٹھ خود کھائے اور اس کے سات ٹکڑے اس تیسرے شخص نے کھائے لہذا سات درہم اس کے ہوئے۔ یہ فیصلہ سن کر تین روٹی والا حیران ہو گیا۔ مجبوراً اسے ایک ہی درہم لینا پڑا اور دل میں کہنے لگا۔ اے کاش! میں نے تین درہم لے لیے ہوتے تو اچھا تھا۔ (الصواعق المحرقۃ، الباب التاسع، الفصل الرابع، ص۱۲۹)

حقیقی ماں کون

حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ دو عورتیں ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کرتی ہوئی حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس آئیں دونوں کا کہنا تھا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے آپ نے پہلے ان دونوں کو بہت سمجھایا لیکن جب ان کی ہنگامہ آرائی جاری رہی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکم دیا آرہ لاؤ۔ انہوں نے پوچھا: آرہ کس لیے منگوا رہے ہیں؟ آپ

نے فرمایا کہ اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو آدھا آدھا دوں گا۔ حقیقت میں اس لڑکے کی جو ماں تھی یہ سن کر بے قرار ہوگئی اور اس کے چہرہ سے غمگینی ظاہر ہوئی۔ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں اس لڑکے کو نہیں لینا چاہتی۔ یہ اسی عورت کا ہے آپ اسی کو دے دیجئے مگر خدا کے واسطے اس کو قتل نہ کیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہ لڑکا اسی بے قرار عورت کو دے دیا جو عورت خاموش کھڑی رہی آپ نے اس سے فرمایا کہ تم کو شرم آنی چاہیے کہ تم نے میرے اجلاس میں جھوٹا بیان دیا۔ یہاں تک کہ اس عورت نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ خلفائے راشدین ص۲۹۶۔۲۹۷)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایات سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللہ نے بے پناہ علم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کی ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی ذہانت سے اُن مصیبت زدوں کو مصیبت سے بچالیا۔

یاد رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی بہت سے کمالات اور خوبیوں کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے، مثلاً آپ شیر خدا بھی ہیں اور دامادِ مُصْطَفٰے بھی۔ حیدرِ کرار بھی ہیں اور صاحبِ سخاوت بھی، صاحبِ شجاعت بھی ہیں اور عبادت و ریاضت والے بھی، فصاحت و بلاغت والے بھی ہیں اور علم والے بھی، الغرض آپ بہت سے کمالات و خوبیوں کے جامع ہیں اور ہر ایک کمال و خوبی میں ایک منفرد اور نُمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کے ذکرِ خیر سے کچھ برکتیں حاصل کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(9)---علی المرتضی کی کرامات

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے صحابی ،امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی،شیر خدا رضی اللہ عنہ کو بے شمار کرامتوں سے بھی نوازا ہے، چنانچہ میں آپ کے سامنے چند کرامات کا ذکر کرتا ہوں لہذا خوب توجہ کے ساتھ سنیئے اور محبت علی میں اضافہ کیجئے:

کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا

میرے شیخِ طریقت،امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''کراماتِ شیر خدا'' کے صفحہ نمبر ۲ اور ۳ میں حضرتِ علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی کرامت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک حبشی غلام جو کہ امیرُالْمُؤمِنِین حیدرِ کرّار، صاحِبِ ذُوالْفِقار، حَسنَین کریمَین کے والدِ بُزُرگوار، حضرت مولا مُشکل کشا **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بَہُت مَحَبَّت کرتا تھا، شامتِ اعمال سے اُس نے ایک مرتبہ چوری کرلی۔ لوگوں نے اُس کو پکڑ کر دربارِ خِلافت میں پیش کردیا اور غلام نے اپنے جُرم کا اِقرار بھی کر لیا۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حُکمِ شَرْعی نافِذ کرتے ہوئے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرت سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور اِبنُ الکَوّاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات ہوگئی۔ ابن الکَوّاء نے پوچھا: تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟ تو غلام نے کہا: ''امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے۔'' ابن

الکَوّاء نے حیرت سے کہا: ''انہوں نے تمہارا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر بھی تم اِس قَدَر اِعزاز واِکرام کے ساتھ اُن کا نام لیتے ہو! ''غلام نے کہا: **''میں ان کی تعریف کیوں نہ کروں! انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذابِ جہنَّم سے بچالیا۔** ''حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دونوں کی گفتگو سنی اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس کا تذکِرہ کیا تو آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اُس غلام کو بُلوایا اور اُس کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی پر رکھ کر رومال سے چُھپا دیا پھر کچھ پڑھنا شُروع کر دیا، اِتنے میں ایک غیبی آواز آئی: ''کپڑا ہٹاؤ۔'' **جب لوگوں نے کپڑا ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی سے اِس طرح جُڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان تک نہیں تھا۔** (تفسیر کبیر ج۷ ص۴۳۴)

اے شبِ ہجرت بجائے مصطَفٰے بَر رَختِ خواب
اے دمِ شدّت فِدائے مصطَفٰے امداد کُن

دریا کی طُغیانی خَتْم ہو گئی

ایک مرتبہ نہرِ فُرات میں ایسی خوفناک طُغیانی آگئی (یعنی طوفان آگیا) کہ سَیلاب میں تمام کھیتیاں ڈوب گئیں، لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں فریاد کی۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جُبَّۂ مبارَکہ و عِمامۂ مُقَدَّسہ و چادر مبارَکہ زیبِ تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے، حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اور دیگر کئی حَضَرات بھی ہمراہ چل پڑے۔ فُرات کے کَنارے آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے دو

رَکعت نَماز ادا کی، پھر پُل پر تشریف لا کر اپنے عَصا سے نَہرِ فُرات کی طرف اشارہ کیا تو اُس کا پانی ایک گز کم ہو گیا، پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہوا جب تیسری بار اشارہ کیا تو تین گز پانی اُتر گیا اور سیلاب ختم ہو گیا۔ لوگوں نے التجا کی: یا امیرُ الْمُؤمِنِین! بس کیجئے یہی کافی ہے۔ (شواہدُ النّبوۃ ص ۲۱۴)

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروَرْدگار
لا فتٰی اِلاَّ علی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چشمہ اُبل پڑا!

مقام صِفّین جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نہیں تھا، پورا لشکر پیاس کی شدّت سے بے تاب ہو گیا۔ وہاں ایک گرجا گھر تھا، اُس کے راہِب نے بتایا کہ یہاں سے دو فَرسَخ (یعنی تقریباً 14 کلومیٹر) کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔ کچھ حضرات نے وہاں جا کر پانی پینے کی اِجازت طلب کی، یہ سن کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے خَچَّر پر سُوار ہو گئے اور ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے کھودنے کا حکم فرمایا، کُھدائی شروع ہوئی، ایک پتّھر ظاہِر ہوا، اُسے نکالنے کی تمام تر کوششیں ناکام ہو گئیں، یہ دیکھ کر مولیٰ مشکلکشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سُواری سے اُترے، اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں اُس پتّھر کی دراڑ میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتّھر نکل پڑا اور اُس کے نیچے سے ایک نہایت صاف و شَفّاف اور شیریں (یعنی میٹھے) پانی کا **چشمہ اُبل پڑا!** اور تمام لشکر اُس سے سیراب ہو گیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور مشکیزے بھی بھر لیے، پھر آپ

کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے وہ پتّھر اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہِب یہ **کرامت** دیکھ کر مولیٰ مشکل کشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: کیا آپ نبی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیا آپ فرشتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اُس نے کہا: پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں پیغمبر مُرسَل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ خاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صَحابی ہوں اور مجھ کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چند باتوں کی وصیَّت بھی فرمائی ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ عیسائی راہِب کلمہ شریف پڑھ کر مُشَرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: تم نے اتنی مدّت تک اسلام کیوں قَبول نہیں کیا تھا؟ راہِب نے کہا: ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اِس گرجا گھر کے قریب پانی کا ایک چشمہ پوشیدہ ہے، اِس چشمے کو وُہی شخص ظاہر کرے گا جو نبی ہو گا یا نبی کا صَحابی۔ چُنانچِہ میں اور مجھ سے پہلے بَہُت سے راہِب اِس گرجا گھر میں اِسی انتِظار میں مُقیم رہے۔ آج آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے یہ چشمہ ظاہِر کر دیا تو میری مُراد بَر آئی اس لیے میں نے دینِ اسلام قَبول کر لیا۔ راہِب کا بیان سن کر شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم **رو پڑے** اور اِس قدر روئے کہ رِیش مبارَک آنسوؤں سے تَر ہو گئی، پھر ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لله ان لوگوں کی کِتابوں میں بھی میرا ذکر ہے۔ یہ راہِب مسلمان ہو کر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے خادِموں اور مجاہدوں میں شامِل ہو گیا اور شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور مولیٰ مشکل کشا نے اپنے دَست مبارک سے اُسے دَفن کیا اور اُس کے لیے مغفِرت کی دُعا فرمائی۔

(مُلَخَّص از کرامات صحابہ ص ۱۱۴، شواہد النبوۃ ص ۲۱۶)

مرتَضٰی شیرِ خدا، مَرحَب کُشا، خیبر کُشا
سرورَا لشکر کشا مشکِل کُشا اِمداد کُن

گرمیوں میں گرم کپڑے

حضرت مولیٰ **علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم گرمیوں میں گرم کپڑے اور سردیوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب **جنابِ رسالت مآب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میری آنکھوں میں اپنے منہ مبارک سے **لُعاب** لگایا تو ساتھ میں یہ **دُعا** بھی دی: ''اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ۔ یعنی اے اللہ! علی سے گرمی اور سردی دُور فرما دے۔'' اُس دن سے مجھے نہ گرمی لگتی ہے اور نہ ہی سردی۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۸۳ حدیث ۱۱۷)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دستِ سُوال دراز کیا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک

مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مٹّھی کھولی تو اُس میں **ایک دِینار** تھا! **یہ کرامت** دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحت القلوب ص ۱۴۲)

وِرد جس نے کیا دُرود شریف
اور دل سے پڑھا دُرود شریف
حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی
ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(10)---علی المرتضی کا وصال

اے عاشقانِ رسول! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد اَنصار و مُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو امیرُ الْمُؤمِنِین مُنْتَخَب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضانُ المبارَک کو ایک خبیث خارِجی کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمَضان شریف اتوار کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۱۳۲، اسد الغابۃ ج ۴ ص ۱۲۸، ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ج ۴ ص ۴۰۵، معرفۃ الصحابۃ ج ۱ ص ۱۰۰ وغیرہ)

تین خارِجیوں کی تین صَحابہ کے بارے میں سازِش

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 192 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سوانح کربلا"** صفحہ 76 تا 77 پر صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین

مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ کچھ یوں نَقْل فرماتے ہیں:

خَوارِج میں سے ایک نامُراد عبد الرحمن بن مُلْجَم مُرادی نے بُرَک بن عبدُ اللہ تمیمی خارِجی اور عَمْرو بن بُکَیْر تمیمی خارِجی کو مکۃُ المکرمہ میں جمع کر کے مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ بن ابی سُفیان اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے قَتْل کا مُعاہَدہ کیا چنانچہ ابن ملجم نے حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو، برک نے حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور عمرو بن بکیر نے حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک ہی معین تاریخ پر قتل کرنے کا عہد کیا اور تینوں بدبخت ان شہروں کو روانہ ہو گئے جہاں جہاں ان کو اپنے اپنے نامزد شخص کو قتل کرنا تھا۔ ان میں سب سے پہلے ابنِ ملجم کوفہ پہنچا وہاں خارجیوں سے رابطہ قائم کر کے ان پر اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کی رات میں حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو شہید کر دے گا۔ (خلفائے راشدین ص ۳۱۲)

اِبْنِ مُلْجَم کی بدبختی کا سبب عشق مجازی ہوا

"مُسْتَدْرَک" نامی کتاب میں ہے کہ اِبنِ مُلْجَم ایک خارِجِیّہ عورت کے عشقِ مجازی، میں گرفتار ہو گیا تھا، اُس ظالِمہ خارِجِیّہ عورت نے شادی کے لیے مَہر میں 3 ہزار دِرہَم اور نَعُوْذُ بِاللّٰہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے قَتْل کا مطالَبہ رکھا تھا۔

(مُستدرَک ج ۴ ص ۱۲۱ حدیث ۴۷۴۴)

شہادت کی رات

اِس ماہِ رَمَضانُ المبارَک (40ھ) میں آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یہ دستُور تھا کہ ایک شب حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، ایک شب حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن مُجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ایک شب حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن جعفَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس اِفطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور (کم کھانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) اِرشاد فرماتے: مجھے یہ اچّھا معلوم ہوتا ہے کہ "اللہ تَعَالٰی سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔" **شہادت کی رات** تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہَر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: بخدا! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدَہ کیا گیا ہے۔ (گویا آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے عِلْم تھا) (سوانح کربلا ص۷۷،۷۶ ملخصًا)

قاتِلانہ حملہ

شبِ جُمُعہ 17 (یا 19) رَمَضانُ المبارَک 40ھ کو حَسَنَیْن کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے والد بُزُرگوار، حیدرِ کرّار، صاحبِ ذُوالفِقار، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سَحَر (یعنی صبح) کے وقت بیدار ہوئے، مؤذِّن نے آکر آواز دی اور کہا: اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ! چُنانچِہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نَماز پڑھنے کے لیے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نَماز کے لیے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم خارِجی بدبَخْت نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر

تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بدبَخت کو پکڑ لیا۔

آپ کی وصیت

حضرت عقبہ بن ابی صہبا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ جب بدبخت ابنِ ملجم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر تلوار کا وار کیا یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زخمی ہو گئے تو حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں آئے۔ **آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کو تسلی دی اور فرمایا: بیٹے! میری چار باتوں کے ساتھ چار باتیں یاد رکھنا۔** حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایئے۔ حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: اوّل سب سے بڑی تونگری عقل کی توانائی ہے۔ دوسرے بے وقوفی سے زیادہ کوئی مفلسی اور تنگدستی نہیں۔ تیسرے غرور گھمنڈ سب سے سخت وحشت ہے۔ چوتھے سب سے عظیم خلق کرم ہے۔

حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا کہ دوسری چار باتیں بھی بیان فرمائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ اوّل احمق کی محبت سے بچو، اس لیے کہ وہ نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے لیکن نقصان پہنچ جاتا ہے۔ دوسرے جھوٹے سے پرہیز کرو۔ اس لیے کہ وہ دُور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کر دیتا ہے۔ تیسرے بخیل سے دُور رہو۔ اس لیے کہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھڑا دے گا جن کی تم کو حاجت ہے۔

چوتھے فاجر سے کنارہ کش رہو۔ اس لیے کہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے میں فروخت کر ڈالے گا۔ (تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، فصل فی نبذ من اخبار علی، ص ۱۴۵)

وصال پر ملال

حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سخت زخمی ہونے کے باوجود جمعہ وہفتہ تک بقید حیات رہے لیکن اتوار کی رات میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی روح بارگاہِ قدس میں پرواز کر گئی۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ ۱۹ رمضان المبارک جمعہ کی شب میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان اتوار کی رات ۴۰ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

چار برس آٹھ ماہ نو دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمورِ خلافت کو انجام دیا اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل دیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نماز جنازہ حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی۔ اور دارُ الاِمارت کوفہ میں رات کے وقت دَفْن کیا۔

(الریاض النضرۃ، الفصل العاشر، ذکر مقتلہ، ۲/ ۲۳۷، جزء ۳)

اِبْنِ مُلْجَم کی لاش کے ٹکڑے نَذْرِ آتش کر دیئے گئے

لوگوں نے اِبْنِ مُلْجَم بَدکِردار وبداَطوار کے جسم کے ٹکڑے کرکے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگادی اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۹)

ابنِ ملجم کے بقیہ دو ساتھی جو حضرت امیر معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو شہید کرنے روانہ ہوئے تھے، ناکام رہے، برک بن عبداللہ، جو حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے گیا تھا، انہیں زخمی کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن انہوں نے اسے پکڑ لیا۔

اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس دن بیمار تھے، اس وجہ سے انہوں نے فجر کی نماز پڑھانے کے لیے خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ خارجی عمرو بن بکر نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دھوکے میں خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اس کے بعد وہ گرفتار ہوا اور مارا گیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر خود ان پر حملہ آور ہونے والے خارجی نے دی۔ کہنے لگا: "میرے پاس ایسی خبر ہے جس کے سننے سے آپ خوش ہو جائیں گے اور اگر میں آپ سے وہ خبر بیان کروں گا تو آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔" "آپ نے فرمایا: "بیان کرو۔" وہ بولا: "آج میرے بھائی نے علی کو قتل کر دیا ہو گا۔" "آپ نے فرمایا: کاش! تمہارے بھائی کو ان پر قدرت نہ نصیب ہو۔

بعدِ موت قاتلِ علی کی سزا کی لرزہ خیز حکایت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب **"فیضانِ سنّت"** جلد دُوُم کے 505 صفحات پر مشتمل باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صَفحَہ 199 پر ہے:

عِصمَہ عَبَّادَانِی کہتے ہیں: میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گرجا دیکھا، گرجا میں ایک راہِب کی خانقاہ تھی اُس کے اندر موجود راہِب سے میں نے کہا کہ تم نے اِس (ویران) مقام پر جو سب سے عجیب و غریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ! تو اُس نے بتایا: میں نے ایک روز یہاں شُتر مُرغ جیسا ایک **دیو ہیکل سفید پرندہ** دیکھا، اُس نے اُس پتّھر پر بیٹھ کر قَے کی، اُس میں سے ایک **انسانی سر** نکل پڑا، وہ برابر قے کرتا رہا اور انسانی اَعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سُرعَت (یعنی پُھرتی) کے ساتھ ایک دوسرے سے جُڑتے رہے یہاں تک کہ وہ **مکمّل آدمی** بن

گیا! اُس آدَمی نے جوں ہی اُٹھنے کی کوشش کی اُس **دیو ہیکل پرندے** نے اُس کو ٹھونگ ماری اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پھر نگل گیا۔ کئی روز تک میں یہ خوفناک منظر دیکھتا رہا، میرا یقین **خدا** کی قدرت پر بڑھ گیا کہ واقعی اللہ مار کر جِلانے پر قادِر ہے۔ ایک دن میں اُس **دیو ہیکل پرندے** کی طرف مُتوَجِّہ ہوا اور اُس سے دریافت کیا کہ اے پرندے! میں تجھے اُس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا! اب کی بار جب وہ انسان مکمَّل ہو جائے تو اُس کو باقی رہنے دینا تاکہ میں اُس سے اُس کا عَمَل معلوم کر سکوں! تو اُس پرندے نے فَصیح عَرَبی میں کہا: ''میرے ربّ کے لیے ہی بادشاہت اور بَقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وُہی باقی ہے میں اُس کا ایک فِرِشتہ ہوں اور اِس شخص پر مُسلَّط کیا گیا ہوں تاکہ اِس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔ ''جب قے میں وہ انسان نکلا تو میں نے اُس سے پوچھا: اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان! تو کون ہے اور تیرا قصّہ کیا ہے ؟ اُس نے جواب دیا: ''میں (حضرتِ) علیؓ (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کا قاتل عبدالرحمن اِبْنِ مُلْجَم ہوں، جب میں مر چکا تو اللہ کے سامنے میری روح حاضِر ہوئی، اُس نے میرا نامۂ اَعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرتِ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کو شہید کرنے تک کی ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ نے اِس فِرِشتے کو حکم دیا کہ وہ قِیامت تک مجھے عذاب دے۔ '' یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور **دیو ہیکل پرندے** نے اس پر ٹھونگیں ماریں اور اس کو نگل گیا اور چلا گیا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۷۵)

(11)---اہلبیت سے محبت کرنے کے فضائل

اے عاشقانِ اہلبیت! اہلبیت کے دامن سے وابستہ رہیئے اور ان کی محبت کا چراغ اپنے دل میں جلائے رہیئے، ان شاء اللہ یہی محبت دنیا و آخرت میں کام آئے گی چنانچہ:

سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روز شُمار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک روز امامِ حسن و حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جو مجھے دوست رکھتا ہے اور ساتھ ہی اِن کو اوراِن کے والِدَین کو بھی محبوب رکھتا ہے وہ بروزِ قِیامت میرے ساتھ ہو گا۔'' (مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۶۸ حدیث ۵۷۶)

مصطفٰی عزّت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! جسے اہلِ بیت کی مَحَبَّت مل جائے اُسے دونوں جہاں کی عزّت مل جائے گی، آخِرت میں رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت مُیَسَّر آئے گی اور اہلِ بیت کے صدُقے اُس کی بخشش و مَغْفِرَت ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

اللہ پاک ہمیں اہلبیت کی برکات سے مالامال فرمائے اور قیامت میں انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو Scan کیجیئے